جماعت نے نہ صرف بجٹ کو پورا کر دیا بلکہ آٹھ فیصد زیادہ ادا کیا

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ رمئی ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے یہ آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں:-

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۵﴾

(صٓ: ۵۴: ۵۵)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بھی تمام انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور اُن انبیاء علیہم السلام کی دُعاؤں اور تدابیر کے نتیجہ میں اُن کی اُمّتیں اس صداقت پر قائم تھیں کہ یہ دُنیا اور اس کی دولتیں اور اس کی عزتیں فانی اور لایعنی ہیں لیکن وہ رزق، وہ دولت اور وہ سب کچھ جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے اور جس کا حقیقی تعلق اُخروی زندگی سے ہے، وہ رزق جب انسان کو ملے تو وہ ختم نہیں ہوا کرتا بلکہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اور انسان پھر کبھی محرومی کا مُنہ نہیں دیکھتا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اپنی عظمت و جلال کے لحاظ سے گذشتہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل اور اعلیٰ تھے اس لئے آپ کی قوت قدسیہ اور آپ کی دُعاؤں نے یہ اثر کیا کہ اُمّت محمدیہ میں کروڑوں انسانوں کی جماعتیں ایسی پیدا ہوتی رہیں کہ جو اس حقیقت و صداقت پر علیٰ وجہ البصیرت قائم تھیں، قائم رہی

ہیں اور آئندہ بھی جماعت احمدیہ میں یہ جماعتیں نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتی رہیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر یہ جماعت یہ اُمّت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہے اس کی شان ہی کچھ نرالی ہے اور پہلی اُمّتیں جہاں اُن کا دائرہ عمل محدود، جہاں اُن کی تعلیم وقتی اور زمانی تھی اُسی کے مطابق اُن کی کوششیں تھیں، اُن کی قربانیاں تھیں۔ خُدا کی راہ میں اُنہوں نے تکالیف برداشت کیں اور لافانی نعمتوں کے حصول کے لئے وہ فانی چیزوں کو خدا کے حضور پیش کرتے رہے۔ یہ ٹھیک ہے لیکن اِس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت کی شان بڑی عظیم اور دوسروں کے مقابلہ میں نرالی ہے۔ جب ہم اُمّت کی تاریخ پر نگاہ ڈالیں تو اس عظمتِ اُمّتِ مسلمہ کا عظیم جلوہ اُمّت کے اندر صحابہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ملی ہوئی نسلوں نے پہلی تین صدیوں میں اتنی عظیم قربانیاں دی ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور انہوں نے وہ قربانیاں اس لئے دیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور قرآن کریم کی ہدایت کے نتیجہ میں علیٰ وجہ البصیرت وہ اس مقام پر کھڑے تھے کہ اس دُنیا کی دولتیں بھی اور اس دُنیا کی عزتیں بھی اور دُنیاوی اقتدار بھی فانی ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ سے جو حاصل کرنا ہے اور جس کی ہم اُمید رکھتے اور جس کے لئے ہم نے دُعا اور تدبیر سے کوششیں کرنی ہیں وہ ایک لافانی اور ایک نہ ختم ہونے والا رزق ہے۔ اس کے بعد اگرچہ اُمّت میں وسعت پیدا ہوئی اور اگرچہ بعض مقامات پر بعض زمانوں میں تنزل کے حالات بھی پیدا ہوئے لیکن پھر بھی اس اُمّت کے وہ بزرگ، خدا تعالیٰ کے وہ پیارے جو اپنے پیدا کرنے والے رب سے پیار کرنے والے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور فدائی تھے انہوں نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کیں کہ جو پیش کر رہے ہیں وہ فانی اور لایعنی اور ناقابل اعتبار چیزیں ہیں اور جن اشیاء کے ملنے کا وعدہ ہے۔ اس کے متعلق کہا گیا کہ مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ۔ اس میں کمی نہیں آتی۔ اس میں ضعف نہیں پیدا ہوتا۔ کہیں جا کر اس نے ختم نہیں ہو جانا۔ وہ ابدی رزق ہیں، وہ ابدی نعماء ہیں۔ وہ ہمیشہ رہنے والا پیار ہے جو انسان اپنے رب کی نگاہ میں دیکھے گا۔ بہرحال اس تنزل کے زمانہ میں بھی اُمّت محمدیہ کی شان اتنی عظیم ہے کہ کوئی اور گروہ مقربین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے پہلے ہوا وہ ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا لیکن جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا کہ قرآن کریم میں بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی ہمیں یہ بشارت دی گئی تھی کہ اس اُمّت کے آخری حصہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا فدائی پیدا ہوگا جو مسیح اور مہدی علیہ السلام کا لقب پائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ اندھیروں کے خلاف شیطانی طاقتوں کے خلاف جو جنگ شروع ہوئی اس کا آخری معرکہ اس نے اور اس کی جماعت نے سر کرنا ہے۔ اور ان کی قربانیاں اور ان کے ایثار اور ان کی جاں نثاری اور ان کی دین کے لئے فدائیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد اور مشن کے لئے ان کا فنا ہو جانے کا جذبہ صحابۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا جُلتا ہوگا۔

یہ بشارتیں تھیں جو اُمّت محمدیہ کو دی گئیں یہ قوم تھی جس نے پیدا ہونا تھا۔ جس نے علیٰ وجہ البصیرت فانی اشیاء کو دے کر دنیا کی دولتیں دُنیا کے مال، دُنیا کی عزتیں اور دُنیا کے اقتدار اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے ایک ابدی لذّت اور سرور کے حصول کے لئے اس نے کوشش کرنا تھی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے اُسے حاصل کر لینا تھا۔ یہ جماعت قائم ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو یہ اس رنگ میں جذب کر رہی ہے اُسی کی توفیق سے وہ رنگ اتنا حسین اور اس کی شان اتنی عظیم ہے کہ مخالف حیران ہوتا ہے اور ہماری گردنیں تو جُھکتی ہوئی (اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو دیکھ کر) زمین کے ساتھ لگ جاتی ہیں۔ ہر روز ہی ہم یہ نظارہ دیکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا تھا ۔

تیری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

(درثمین صفحہ ۵۴)

ہر آن، ہر مہینہ، ہر سال ہمیں یہ نظارہ نظر آتا ہے اس سال اس قسم کے نظاروں میں سے ایک یہ ہے کہ گذشتہ ماہ ۵ را پریل کو جمعہ کے روز میں نے '' فَذَكِّرْ '' کے حکم کے ماتحت جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ آپ نے مجلس شوریٰ میں سر جوڑ کر ہر ضلع اور تحصیل اور بڑے شہر اور قصبوں سے نمائندے بھجوا کر مجوزہ بجٹ پر غور کیا اس پر بحثیں کیں۔ کمیٹی میں وہ بجٹ گیا

پھر آپ نے ایک بجٹ بنایا اور اس کے مقابلہ میں خرچ کی راہوں کی تعیین کی کہ اتنی رقم اس حصہ میں خرچ ہوگی (اُس وقت میں نے کہا تھا کہ) اب قریباً ایک ماہ رہ گیا ہے لیکن آپ کے بجٹ میں ساڑھے چھ لاکھ روپے کی کمی ہے دفتر بعض دفعہ گھبرا جاتا ہے لیکن چونکہ میں اپنے بھائیوں اور دوستوں کے اخلاص سے واقف ہوں اس لئے مجھ میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی لیکن یاد کرانا '' فَذَكِّرْ '' کے حکم کے مطابق ضروری سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ یہ جماعت ایک ایسی جماعت ہے جس کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا لیکن دعاؤں کی ضرورت ہے میں دعائیں کرتا ہوں۔ جماعت بھی دعائیں کرتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ بجٹ پورا ہو جائے گا۔ بہرحال ۵؍اپریل کو ساڑھے چھ لاکھ کی کمی تھی اور آج جماعت نے (ابھی کچھ رقمیں جمعہ کے بعد بھی وصول ہونے والی رہتی ہیں) محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے وہ ساڑھے چھ لاکھ بھی پورا کیا اور اُس سے زائد ساڑھے تین لاکھ روپے کی رقم بھی بھجوا دی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِک یہ رقم مجوزہ بجٹ سے قریباً آٹھ فیصد زائد ہے، میں نہیں کہہ سکتا کہ جمعہ کے بعد کس قدر وصولی ہوگی۔ ہمارا وصولی کا سال ۱۰ مئی کو ختم ہوتا ہے پس یہ نہیں کہ یہ ایک سال اور دس دن کی رقمیں ہیں۔ یہ پورے سال کی رقمیں ہیں پچھلے سال بھی ۱۰؍مئی تک جو رقوم موصول ہوئی تھیں وہ اس سے پچھلے سال کے اندر پڑ گئی تھیں اور اس سال بھی دس مئی تک کی مہلت دی گئی تھی تاکہ پورا سال ہو جائے اس لئے کہ یکم کو تنخواہیں ملتی ہیں آمدنیاں ہوتی ہیں بعض تاجروں کو بھی یکم دو کو پیسے دینے کی عادت ہوگئی ہے۔ وہ رقوم دراصل پچھلے مہینے کی ہیں اللہ تعالیٰ کتنا فضل کرنے والا ہے کمی تھی اور جب جماعتوں کو احساس دلایا گیا تو ایک مہینے میں دیوانہ وار اُنہوں نے مالی قربانیاں دیں۔

میں بتاتا رہتا ہوں کہ ہماری جماعتی زندگی کا اصل مقصد مالی قربانی نہیں یہ تو ذریعہ ہے دوسرے مقاصد کے حصول کا۔ جماعت غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے دیگر میدانوں میں اس سے کم قربانی نہیں دیتی بہرحال ہر میدان میں قدم آگے ہے تو (ساڑھے چھ لاکھ جمع ساڑھے تین لاکھ) دس لاکھ کی رقم اس عرصہ میں جماعت نے انتہائی بشاشت کے ساتھ دی ہے اور ابھی مجھے ناظر بیت المال نے بتایا ہے کہ بعض شہروں سے جو دوست رقوم لے کر آئے ہیں انہوں

نے بتایا کہ اتنا جوش اور بشاشت اور اخلاص جماعت میں بڑھ رہا ہے کہ وہ کمزور مگر مخلص احمدی جو چندوں کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اگر سارے سال کا چندہ بھی ان کے ذمہ تھا تو بشاشت سے انہوں نے اس عرصہ میں وہ پورا کر دیا۔ انسان کمزور ہے اور اُسے ان طاقتوں کے صحیح استعمال کا بھی شعور نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہیں سوائے اس کے کہ خود اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتوں کے نزول کے ساتھ اس کی رہبری کرے۔

پس جب آپ کے سامنے اس قسم کی قربانیوں کی اپنے ہی متعلق مثالیں آئیں تو آپ کے دل میں کبر اور غرور اور فخر نہیں پیدا ہونا چاہیئے بلکہ آپ کے سر اور بھی جھک جانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اور بھی عاجزی کے ساتھ آپ کو دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ غفور اور پردہ پوش ہے۔ اگر وہ اپنی رحمت سے پردہ پوشی نہ کرے تو ہماری کمزوریاں تو دیمک کی طرح ہمیں کھا جائیں۔ وہ پردہ پوشی کرتا ہے اور پھر اس پردہ کے اندر ہی ہمارے لئے پہلے سے بڑھ کر اعمال صالحہ بجالانے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ ہم بھی سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے زور سے ایسا نہیں کیا اور جو ہمیں پہچانتا نہیں اور صرف دنیاوی نگاہ رکھتا ہے اور دینی بینائی اُسے حاصل نہیں اُس کے لئے بڑی حیرانی کی بات ہوتی ہے کہ یہ کیا ہو گیا لیکن جماعت کے لئے یہ حیرانی کی بات نہیں جماعت کے لئے عاجزی اور انکساری کا لمحہ ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کتنا رحم کرتا ہے کہ کس طرح وہ بشاشت کے ساتھ ان فانی چیزوں کو پیش کرنے کی ہمیں توفیق دیتا ہے اس وعدہ کے ساتھ جسے ہم علیٰ وجہ البصیرت درست اور صحیح سمجھتے ہیں کہ فانی اشیاء دے کر لافانی رزق ہمیں ملے گا جس کے متعلق آیا ہے مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ ملے گا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جن جنتوں کا اس دُنیا میں اس نے وعدہ دیا وہ اپنے وعدوں کو پورا کرے گا اور جن جنتوں کا اس دُنیا سے گذر جانے کے بعد انسان کو وعدہ دیا گیا ہے وہ وعدے بھی اسی کے فضل سے ہمارے حق میں پورے ہوں گے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ سے پیار کی علامت ہے۔ یہ تمہاری طاقت کا مظاہرہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی آنکھ سے تمہیں دیکھا اور اس کی راہ میں وہ چیز پیش کرنے کی تم نے توفیق پائی کہ جس کے نتیجہ میں وہ رزق ملتا ہے جو ابدی ہے فانی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ بھی ہمیشہ اپنی

راہ میں ان قربانیوں کے پیش کرنے کی توفیق دے جنہیں وہ اپنی رحمت سے قبول کرے اور اُن کے وہ نتائج نکالے جو اُس نے صحابہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے نکالے تھے اور جو ہماری دلی خواہش ہے اور ہماری روح کے اندر ایک تڑپ ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے اللہ کرے کہ وہ دن ہمیں دیکھنا نصیب ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲رمئی ۱۹۷۴ء صفحہ ۲ تا ۴)

❁❁❁